سوال

(50) غائب کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ غائب کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں اگر ہے تو بعد تین روز کے بھی جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

غائب کا جنازہ پڑھنا جائز ہے اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف کا اور تین روز کے بعد بھی جائز ہے کیونکہ تین روز کے بعد ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔

((عن جابر بن عبد اللہ یقول قال النبی ﷺ قد توفی الیوم رجل صالح من الحبش فھلموا فصلوا علیہ قال فصففنا فصلی النبی ﷺ ونحن صفوف))

''نبی ﷺ نے فرمایا آج حبشہ کا ایک نیک آدمی فوت وہ گیا ہے۔ آؤ اس پر نماز پڑھو ہم نے صفیں بنائیں اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔''

حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں۔

((استدل بہ علی مشروعیة الصلوة علی المیت الغائب عن البلد وبذلک قال الشافعی واحمد وجمہور السلف حتی قال ابن حزم لم یات عن احد من الصحابة منعہ قال الشافعی الصلوة علی المیت دعائلہ وھو اذا کان ملفقا یصلی علیہ فکیف لا یصلی وھو غائب اوفی القبر بذلک الوجہ الذی یدعی لہ وھو ملفف انتھی))

''اس حدیث سے غائبانہ جنازہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ امام شافی احمد اور جمہور کا یہی مذہبب ہے۔ ابن حزم نے کہا کسی صحابی سے غائبانہ جنازکی ممانعت ثابت نہیں امام شافعی نے کہا میت پر نماز اس کے لیے دعا ہے، جب وہ کفن لپٹا ہوتا ہے تو قبر کے اندر چلے جانے یا غائب ہونے کی صورت میں دعا منع کیسے ہوجاتی ہے۔''

واللہ اعلم کتبہ محمد عبد العزیز مرشد آبادی عفی عنہ ۲۱ شوال ۱۳۱۸ھ

(سید محمد نذیر حسین) (فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۱ ص ۶۴۹)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05ص91

محدث فتویٰ